شیخ حکیم علی عبد الرحمٰن

خاکہ برائے پی۔ایچ۔ڈی رجسٹریشن

(مہاراشٹرا میں نعت گوئی: 1980 کے بعد)

نعت کے لغوی معنی تعریف وتہنیت کے ہے اور ادب کی اصطلاح میں حضور ﷺ کی مدح و ثناء ہے نعت عربی لفظ ہے جس سے مُراد وہ شاعری ہے جو حبیب کبریا احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ ﷺ کی شان اقدس میں جو کچھ کہا جاتا رہے گا وہ سب نعت میں شمار ہوگا اور خود اللہ تعالیٰ کا ارشاد بھی ہوا ھیکہ وَ رفعنا لک ذکرک (اور ہم نے آپ کا ذکر بلند کیا) یہ ارشاد ربّانی قیامت تک ذکر حبیب کے چراغ جلانے کی پیشن گوئی ہے۔ حضور پاکؐ کی شان وعظمت کا بھرپور ادراک سوائے ذات باری کے کسی کو نہیں ہے۔

الحمد اللہ دنیا کا لگ بھگ ہر مسلمان شاعر اپنے آقا و مولا کو ثنا خوانی کے نور سے اپنے افکار و اظہار کو روشن کرنا عین سعادت سمجھتا ہے۔ چودہ سو سال سے ثنا خوانی رسول پاکؐ کا یہ مبارک سلسلہ جاری و ساری ہے۔ عربی، فارسی اور ترکی کے ساتھ ساتھ اردو میں نعت گوئی کا رواج زمانہ قدیم سے قائم و دائم ہے۔ اردو زبان کی ابتداء حمد ونعت و مناقب سے ہوئی اردو کی تاریخ اس بات کی گواہی دیتی ہے۔ اردو میں نعت گوئی کا سلسلہ کبھی بھی رُکا نہیں دکن اور شمال کے علاوہ مشرقی اور جنوبی ہند کے علاقوں میں بھی شعراء اکرام نے سعادت نعت گوئی حاصل کی ہے۔

اردو میں نعت گوئی کی تاریخ اس زبان کی ابتداء کے ساتھ وابستہ ہے اردو کے اولین شاعر سے آج تک شائد ہی کوئی ایسا شاعر ہوگا جس نے اس صنف شریف میں طبع آزمائی نہ کی ہو اور یہ گویا نعت گوئی کی عظیم البرکت روایت اور شاعری کا اہم ترین حصہ ہے۔

اردو میں نعتیہ شاعری دراصل عربی فارسی اور ترکی زبانوں کی نعتیہ شاعری کا تسلسل ہے اردو کے کم وبیش سبھی قدیم وجدید شعراء نے اانتہائی عقیدت کے ساتھ نعتیہ شاعری کی ہے۔ متقدمین اور متاخرین شعراء میں بہت سارے باکمال ایسے ہیں جن کی شناخت اور وجہ مقبولیت اسی مقدس صنف سخن کے ساتھ ہے۔

حضرت امیر خسرو اور کبیر کی مخلوط زبان ہندوی اس کے بعد دکنی ریختہ اور اردو میں نعت گوئی کا سلسلہ کسی بھی وقت منقطع وموقوف نہیں ہوا۔ اردو نعت کے زیر عنوان اپنے بسیط مقالہ میں جناب حفیظ تائب نے ابتدائی جملہ یہ لکھا ہے اور صحیح لکھا ہے کہ:

''اردو کی ابتدائی نشو نما کے دور میں حمد ونعت کی روایت کو دکن کے بزرگان دین بالخصوص حضرت خواجہ گیسو درازؒ اور آپ کے فرزند اہل سلسلہ نے اپنی منظوم تخلیقات میں جاری رکھا۔ مابعد قطب عالم میراں جی شمس العشاق، باجن، کبیر، شاہ اشرف، محمود دریائی، جیوگام، جانم، خوب محمد چشتی کے کے پاس بھی نعتیہ اشعار ملتے

ہیں۔ اردو نعت کا باقاعدہ آغاز قطب شاہی عہد میں ہوا۔ سلطان محمد قلی قطب شاہ نے نعت کی مستقل حیثیت متعین کی۔ نعتیہ غزل، نعتیہ رباعیاں اور اکثر مقطعے نعتیہ لکھے۔ اُردو میں نعت گوئی کا سلسلہ کبھی بھی رکا نہیں دکن اور شمال کے علاوہ مشرقی و جنوبی ہند کے علاقوں میں بھی شعراء کرام نے سعادت نعت گوئی حاصل کی۔ سلاطین قطب شاہیہ اور سلاطین آصف جاہیہ اور ان کے درباروں سے وابستہ شعراء کرام و نیز دکن کے صوفی بزرگوں اور شاعروں نے نعت گوئی کے ذریعہ ہر دور میں حصول سعادت کا سامان کیا بالخصوص حیدرآباد کو اس ضمن میں خصوصیت حاصل رہی۔ مجوزہ مقالہ پانچ ابواب پر مشتمل ہوگا۔ ضرورت پڑنے پر مزید ابواب بنائے جاسکتے ہیں۔

باب اوّل : نعت کی تعریف اور نعت گوئی کے آداب

نعت گوئی ایک دودھاری تلوار کی مانند ہے جس میں بے اعتدالی قابل برداشت نہیں ہے اگر غلو ہو تو شرک اور کمی ہو تو بے ادبی ہوتی ہے اس لحاظ سے باب اوّل میں مندرجہ ذیل عنوانات پر بحث کی جائیگی۔

☆ نعت نبی ﷺ تعارف وفضیلت

☆ حدود و آداب

☆ شعر و شاعری کی شرعی حقیقت

باب دوّم : عربی اور فارسی میں نعت کی روایت

نعت گوئی کا یہ مبارک سلسلہ حضور اقدس ﷺ کی پیدائش سے آج تک جاری ہے اور تا قیامت جاری رہے گا۔ عربی، فارسی اور اردو میں نعت گوئی کی مستحکم اور روشن روایت ہے۔ چنانچہ اس باب میں اختصار کے ساتھ عربی، فارسی ور اردو میں نعت گوئی کا جائزہ لیا جائے گا۔ اس باب کے ذیلی عنوانات اس طرح ہوں گے۔

☆ عربی ادب میں نعتیہ شاعری

☆ فارسی ادب میں نعتیہ شاعری

☆ اُردو ادب میں نعتیہ شاعری

باب سوّم : مہاراشٹرا میں اردو نعت گوئی کی روایت

نعتیہ شاعری میں مہارشٹرا کے اہل سخن نے ابتدا ہی سے نعت گوئی کو اپنا وتیرہ بنا لیا ہے۔ چنانچہ تیسرے باب میں مہاراشٹرا میں اردو نعت کی روایت کا مختصر جائزہ لیا جائے گا۔

باب چہارم : مہارشٹرا میں اردو نعت: 1980 کے بعد

یہ باب مجوزہ مقالے کا مرکزی باب ہوگا۔ اس میں ۱۹۸۰ء کے بعد مہارشٹرا میں نعت گوئی کا مفصل تحقیقی وتنقیدی جائزہ لیا جاے گا۔ ۱۹۸۰ء کے بعد منظرِ عم پر آنے والے

تمام نعتیہ مجموعوں کا تحقیقی وتنقیدی مطالعہ کیا جائے گا۔فوری طور پر مہارشٹرا کے جن نعت گو شعرا کے نام ذہن میں آرہے ہیں وہ اس طرح ہیں: ڈاکٹر شرف الدین ساحل، اشفاق نجمی (ناگپور) حکیم رازی، نذیر فتح پوری ۔منظور حسن منظور (پونہ) ارشد مینا نگری، عتیق احمد عتیق، مقیم اثر بیاولی، (مالیگاؤں) مولانا اطہر جالنوی، شمس جالنوی (جالنہ) عبید أظم اعظمی، اسلم غازی قیصر الجعفری، احمد سوز، منان بجنوری، ابراہیم اشک، عبد الاحد ساز (ممبئ) محمود عشقی، نصیر ترابی، فہیم احمد صدیقی۔سہیل احمد صدیقی، فیروز رشید، تراب صدیقی محمد لطیف داتار (ناندیڑ) شاہ حسین نہری، اختر الزماں ناصر، یعقوب عثمانی، فروق شمیم، عارف خورشید، خان شمیم، اسلم مرزا، (اورنگ آباد) عرفان پربھنوی، وحید ہنگولوی، سلیم محی الدین (پربھنی) ناصر خطیب (لاتور) ابراہیم ظفر، عمر اکرام، مقبول احمد مقبول (اودگیر) ڈاکٹر زبیر احمد قمر (دیگلور) وغیرہ۔اور بھی کئی نام ہو سکتے ہیں جو مجوزہ تحقیق کے دوران سامنے آئیں گے شعراء اور وہ شعراء بھی جن کا کلام غیر مطبوء ہے مقالے کے دوران تفصیلی وضاحت طلب اور تحقیقی جائزہ لیا جائیگا۔

باب پنجم : مجموعی جائزہ

اس باب میں اختصار کے ساتھ پورے مقالے کا نچوڑ پیش کیا جائے گا۔

باب ششم : کتابیات پر مشتمل ہوگا۔

اگر سوامی را مانند تیرتھ مراٹھواڑہ یونیورسٹی کے ارباب مجاز اس مجوزہ موضوع پر پی۔ایچ ڈی کے لئے مقالہ تحریر کرنے کی منظوری دیتے ہیں تو میں اس بات کی یقین دہانی کراتا ہوں کہ مجوزہ موضوع کا کماحقہٗ حق ادا کروں گا۔ جو ہر اعتبار سے معیاری مستند اور دستاویزی اہمیت کا حامل ہو۔

میری معلومات اور جناب ڈاکٹر محمد مقبول احمد صاحب کی تحقیق کے مطابق جن کی زیر سرپرستی میں یہ مقالہ تیار ہونے جا رہا ہے جس کا عنوان ''مہاراشٹر میں نعت گوئی 1980 کے بعد'' ہے اس پر آج تک کوئی تحقیقی کام نہیں ہوا ہے۔لہذا یونیورسٹی کے اربابِ مجاز سے گزارش کرتا ہوں کہ مجوزہ موضوع کو پی۔ایچ۔ڈی کے لیے منظور فرما کر ممنون فرمائیں